323

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قادیان دار الامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

یوم پنج شنبہ

جلد ۲۸	۱۲ ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش	۱۲ ۔ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ	۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۸۲

مہر کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

۸ ۔ ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش (۸ دسمبر ۱۹۴۰ء) حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر حضرت میر صاحب نے نکاح کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ پیش کرتے ہوئے ایک مضمون پڑھا ۔ جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے ۔ اس میں بیان کردہ ایک امر کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل تقریر فرمائی :۔

میں اس وقت کوئی تقریر کرنے کے لئے نہیں کھڑا ہوا ۔ بلکہ ایک امر کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ تاکہ کوئی غلط فہمی نہ رہے ۔ اور یہ بات صاف ہو جائے

میر صاحب نے اپنے مضمون میں ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ جو نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ سے بیاہی ہوئی ہیں ۔ کے مہر کے متعلق یہ بیان کیا ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نواب صاحب سے ان کی دو سال کی آمد کے برابر مہر مقرر کروایا تھا ۔ معلوم ہوتا ہے ۔ میر صاحب کو اس واقعہ کا علم نہیں ۔ اصل واقعہ یہ نہیں ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نواب صاحب کی دو سال کی آمد کے برابر مہر مقرر کرایا تھا ۔ بلکہ واقعہ یوں ہے ۔ کہ جب ہماری ہمشیرہ کے مہر کا سوال اٹھا ۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہر موجودہ مہر سے بہت کم تجویز فرمایا تھا ۔ اس پر نواب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا ۔ کہ ریاست مالیر کوٹلہ میں خوانین کے متعلق یہ قانون ہے ۔ کہ ان کے بعد ان کی بیویوں ۔ اور لڑکیوں کو شرعی حصہ نہیں دیا جاتا ۔ ہاں مہر جس قدر ہو وہ ادا کیا جاتا ہے ۔ اس لئے مجھے اجازت دی جائے ۔ کہ اپنی جائداد کی موجودہ قیمت کے لحاظ سے میں ورثہ کے برابر رقم مہر میں شامل کر دوں ۔ تا اس شرعی حق کے ادا کرنے سے قاصر نہ رہوں ۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق ہمشیرہ کا مہر مقرر کیا گیا ۔ پس اس پر مہر کے عام قاعدہ کا قیاس کرنا درست نہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فعل کی تشریح کرنے کے بعد میں یہ بتاتا ہوں ۔ کہ میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمد کی ہے یعنے مجھ سے اگر کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے ۔ تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں ۔ کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کر دو ۔ اور یہ مشورہ میرا اس امر پر مبنی ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الوصیت کے قوانین میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے ۔ گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے ۔ اس بناء پر میرا خیال ہے ۔ کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورا کرتے ہوئے مخصوص کر دینا معمولی قربانی نہیں ۔ بلکہ ایسی بڑی قربانی ہے ۔ کہ جس کے بدلہ میں ایسے شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے ۔ اس حساب سے ایک سال کی آمد جو گویا متواتر دس سال تک کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے ۔ بیوی کے مہر میں مقرر کر دینا مہر کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے بہت کافی ہے بلکہ میرے نزدیک انتہائی حد ہے ؂

"الوصیت" کے ارشاد کے علاوہ قرآن مجید سے بھی اس کی تائید ملتی ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کے آٹھ سال بطور مہر کام کرنے کا ذکر آتا ہے ۔ اور انہیں بڑھا کر دس سال کام کرنے کی بھی اجازت ہے ۔ گویا اس واقعہ میں بھی آٹھویں حصہ بلکہ دسویں حصہ کی آمد کو اللہ تعالیٰ نے انتہائی قربانی سے تعبیر کیا ہے ۔ کیونکہ اس سے یہ مراد تو نہیں ۔ کہ اس آٹھ ۔ یا دس سال کے عرصہ تک حضرت موسےٰ علیہ السلام خود کچھ کھاتے پیتے اور پہنتے نہیں تھے ۔ ظاہر ہے ۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے خسر ان کے اور ان کی بیوی کے اخراجات ادا کرتے ہوں گے ۔ ان اخراجات کو ادا کرنے کے بعد یہی کہا جا سکتا ہے ۔ کہ جس تنخواہ کے حضرت موسےٰ علیہ السلام حقدار تھے ۔ اس کا دسواں حصہ بطور امانت ان کے خسر کے پاس رہتا تھا ۔ اور اسے انہوں نے لڑکی کا مہر قرار دیا تھا ۔

غرض اصل واقعہ یہ ہے ۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا ۔ کہ میں اس غلط فہمی کو دور کر دوں ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ کا مہر ۵۵ پچپن ہزار نہیں باندھا تھا ۔ بلکہ یہ مہر نواب صاحب نے خود بندھوایا تھا ۔ اور وہ بھی اس وجہ سے کہ ریاستی قانون کے مطابق ہمشیرہ کو نواب صاحب کی جاگیر میں سے ورثہ نہیں مل سکتا تھا ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ارفتح ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور نزلہ کی تکلیف ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج صبح سے اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ نقاہت بہت ہوگئی ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت بھی علیل ہے۔ نیز بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب دہلی میں بیمار اور زیر علاج ہیں۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

آج شام کو ملک عمر علی صاحب بی۔ اے کے ولیمہ کی دعوت خواتین کو وسیع پیمانہ پر دی گئی۔

تفسیر القرآن کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ تفسیر القرآن کا حجم بڑھ گیا ہے۔ اس لئے جن خریداروں کی اطلاعیں ۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ء تک پہنچ جائیں گی۔ ان سے تو پانچ روپے ہی قیمت لی جائے گی۔ لیکن جو اس تاریخ کے بعد اطلاع بھیجیں گے۔ ان سے چھ روپے فی نسخہ کے حساب سے قیمت لی جائے گی ؛

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء کو ہوگا

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے امسال جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء بروز جمعرات۔ جمعہ اور ہفتہ منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ جلسہ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ عورتوں اور بچوں کو بھی ساتھ لانے کا انتظام کریں۔ نیز یہ بھی کوشش کریں۔ کہ حق پسند اور صداقت کے متلاشی غیر احمدی اصحاب کو بھی ساتھ لائیں ؛

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) فتح محمد صاحب ٹھالوی حال سوڈان (افریقہ) کی اہلیہ صاحبہ اور لڑکی بیمار ہیں۔ (۲) سید پیر احمد صاحب ہوشیارپور کی اہلیہ بعارضہ لقوہ بیمار ہے۔ (۳) بابو غلام محمد صاحب کھوکھر ایم۔ اے جڑانوالہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۴) نبی بخش صاحب بھینی متصل قادیان کی اہلیہ اور لڑکا بیمار ہیں (۵) اللہ بخش صاحب کارکن بیت المال کو خنازیر کی تکلیف ہے (۶) صوفی فضل الٰہی صاحب آگرہ بیمار ہیں (۷) مولوی سید اختر الدین احمد صاحب کلکتہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں بیمار ہیں۔ (۸) منشی محبوب عالم صاحب مالک راجپوت سائیکل ورکس لاہور بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں (۹) ملک محمد ہاشم صاحب کھیوڑہ کا لڑکا اسرار الدین احمد بیمار ہے۔ سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان تقرر:۔ میاں محمد حیات خان صاحب کو ضلع گورداسپور کی جماعتوں کے حسابات کی پڑتال اور وصولی چندہ عام و جلسہ سالانہ کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ (۲) چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائل پور کے لئے ماسٹر بیرم خان صاحب کو محاسب مقرر کیا جاتا ہے۔ (۳) چودھری غلام محمد صاحب کڑیال کو جماعت ہائے ضلع لاہور و امرتسر (باستثنی شہر لاہور و امرتسر) کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔ احباب و عہدہ داران مقامی تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ؛

ناظر بیت المال

موجودہ پتہ:۔ خانصاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال رخصت کے سلسلہ میں باہر گئے ہوئے ہیں۔ ان کا موجودہ پتہ یہ ہے۔ منور منزل منور روڈ لدھیانہ

ناظر بیت المال

تعزیت کی قرارداد:۔ بابو محمد امیر صاحب پنشنر محکمہ آرسنل کی وفات کی خبر سے افراد جماعت احمدیہ کوئٹہ کو سخت صدمہ ہوا۔ جماعت کوئٹہ دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور اپنے قرب میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار بشیر احمد جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ کوئٹہ۔

دعائے مغفرت:۔ (۱) چودھری نبی بخش صاحب سابق تحصیلدار و پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چونڈہ نوے سال کی عمر میں اپنے وطن میں فوت ہوگئے مرحوم ایک مخلص احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت سے ان کی امداد فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ جنت میں انہیں بلند مقامات دے۔ مفتی محمد صادق (۲) نواب خانصاحب ۲ دسمبر کو وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار شیر محمد سکنہ پرانہ تحصیل پنڈی گھیپ (۳) میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ بعمر ۵۴ سال ۲ دسمبر کو انتقال کر گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار نور احمد سنوری

لنڈن کے احمدی خدا کے فضل سے بخیریت ہیں

لنڈن ۹ دسمبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سوائے گزشتہ رات کے لنڈن پر شدید ہوائی حملے کئے گئے گو یہ حملے گزشتہ ہفتہ سے کم تھے۔ تمام احمدی خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اپنے نام کا حق ادا کرو

ہمارا نام خدام الاحمدیہ ہے۔ احمدیت کی خدمت ہمارا فرض ہے۔ یہی ہمارا انتہائے مقصود ہے۔ اور یہی ہماری زندگی کا مدعا۔ احمدیت کی ہمیشہ قائم رہنے والی فتح کے بغیر ہم اپنے نام کا حق ادا نہیں کرسکتے۔ پھر کیا ہمارے لئے ضروری نہیں۔ کہ ہم اس وقت تک خاموش نہ ہوں۔ اس وقت تک آرام سے نہ بیٹھیں۔ جب تک ہم اس مقصد کو حاصل نہ کرلیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین کی طرف سے اس منزل کے حصول کا پروگرام ہمارے سامنے رکھدیا گیا ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس پر عمل کرکے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ

عالم انسانی کا پہلا جوڑا

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے حسب ذیل مضمون اپنی صاحبزادی سیدہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ پر اس مجمع میں پڑھا۔ جو اس موقعہ پر دُعا کرنے کے لئے ہُوا تھا۔

خدا تعالیٰ نے اس موجُودہ دُنیا کے شروع میں اس کرۂ ارض پر ہمارے باپ آدمِ اول کو پیدا کیا۔ اور جنت عدن میں رہنے کے لئے انہیں جگہ عنایت کی۔ اور ہر قسم کے پھل پھول اور پودے مہیا فرمائے۔ اور سوائے شجرۂ ممنوعہ کے ہر پھل کی انہیں اجازت عطا فرمائی مگر باوجُود ہر قسم کی نعمتوں کے حضرت آدم کا دل بالکل نہ لگا۔ اور وُہ سخت اداس رہنے لگے۔ تب ہمارے حکیم خدا نے آدم کی پسلی سے حوا پیدا کی۔ اور اُسے آدم سے بیاہ دیا۔ اور اس طرح انسانی کائنات میں پہلا جوڑا ظہور پذیر ہُوا۔ اور تب آدم کا دل اس جنت ارضی میں لگ گیا۔ ایک ہم جنس ساتھی کے ملنے سے اس کی اُداسی جاتی رہی۔ اور وُہ ہنسی خوشی اپنی زندگی گزارنے لگا۔ یہ واقعہ توراۃ میں بھی ہے۔ اور احادیث میں بھی۔ اس واقعہ سے ہم اس نتیجہ تک پہونچتے ہیں۔ کہ خدا کی عمیق در عمیق حکمتوں نے یہی چاہا۔ کہ انسان اپنے ایک ہم جنس ساتھی کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہ پہونچے۔ اور وُہ مکمل تبھی ہو۔ جب ایک سے دو ہوں۔ کیونکہ خدا کی وحدت نے یہ گوارا نہ کیا۔ کہ دُنیا میں کوئی چیز اس کی طرح محض واحد اور خالص منفرد ہو۔ اس لئے اس نے انسان کو بھی جوڑا بنایا۔ جیسا کہ وُہ خود فرماتا ہے:۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ

یعنی سوائے خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات اور اُس کے وجُود باجود کے باقی تمام کائنات میں ہر چیز جوڑا جوڑا ہے۔ اور منفرد ہونا محض خاصۂ خداوندی اور خصوصیت ایزدی ہے۔ پس آدم اور حوّا عالم انسانی کا پہلا جوڑا ہیں۔ جن سے یہ ساری دُنیا آباد ہُوئی۔ اور قیامت تک آباد رہے گی۔ اور ہم سب خواہ گورے ہوں۔ یا کالے۔ زرد ہوں۔ یا مٹیالے۔ وحشی ہوں یا متمدن سب کے سب آدم اور حوا کی اولاد ہیں۔ جیسا کہ حکیم و علیم خدا فرماتا ہے خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً یعنی اے لوگو ہم نے تم سب کو نفس واحدہ یعنی آدم سے پیدا کیا۔ اور اس سے اس کی بیوی پیدا ہُوئی۔ اور پھر دونوں سے یہ انسانی دُنیا نمودار ہوئی۔ اور مردوں میں آدم کی اور عورتوں میں حوّا کی فطرت مرکوز کی گئی :۔

مرد کو عورت کی احتیاج

ہم سب مرد اپنے باپ آدم کی طرح اس دُنیا میں خواہ وُہ ہمارے لئے جنت عدن ہی کیوں نہ ہو۔ اداس اور غم گین رہتے ہیں۔ جب تک کہ ہماری ہم جنس ہماری ہڈی اور پسلی سے پیدا شدہ ساتھی یہ زندگی گزارنے کے لئے ہمیں بطور رفیق نہ ملے۔ اور ہمارے قوٰے اور جذبات کی خشونت کبھی تسکین نہیں پا سکتی۔ جب تک کہ جنس لطیف کی لطافت اس سے مل کر حالت اعتدال پیدا نہیں کرتی۔ جیسا کہ وُہ ہستی جس نے اپنے ہاتھ سے ہم سب کی فطرتوں کو خمیر کیا ہے۔ فرماتی ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ۔

مرد و عورت کے تعلقات پر مذہب کی پابندیاں

پس مرد کی طبیعت میں عورت کی رغبت اور اس کی فطرت میں جنس لطیف کی احتیاج مرکوز ہے۔ اور اس کے تمام جذبات تبھی پورے ہوتے ہیں۔ جبکہ اسے وجود نسوانی حاصل ہو لیکن جس طرح انسان کے تمام جذبات خواہشات اور طبعی میلانات پر عقل اور مذہب کی حکومت اور ضبط ہے۔ اسی طرح یہ آرزو یہ تمنا۔ یہ خواہش۔ اور یہ فطرت بھی بے لگام کام نہیں کر سکتی۔ بلکہ اس کے لئے بھی کچھ قواعد وضوابط کچھ حدود اور پابندیاں ہیں۔ اور تمام سچے مذاہب نے اپنے اپنے زمانہ میں اس جذبہ پر چند قیود عائد کیں۔ اور سب سے آخر اسلام کا دور آیا۔ اور وُہ وقت آگیا۔ کہ سب زمانے ایک زمانہ کی طرح سب قومیں ایک قوم کی طرح اور سب تمدن ایک تمدن کی طرح ظہور پذیر ہونے لگے۔ تب اس عالمگیر مذہب نے مرد و زن کے تعلقات پر بھی ایسی تفصیل۔ ایسی تکمیل اور ایسی عمدگی کے ساتھ قیود عائد کیں۔ کہ اب قیامت تک کسی نئے ضابطہ کی ضرورت نہیں۔ اور نہ اسلامی ضابطہ میں کسی ترمیم کی حاجت ہے۔ آج اسلام کے سوا تمام مذاہب اس امر کے محتاج ہیں۔ کہ وُہ اپنے وقتی قوانین کو غیر مذاہب کی حکومتوں کے ذریعہ تبدیل کرائیں۔ کہیں ہندو بیوہ وراثت حاصل کرنے کے لئے انگریزی اسمبلیوں کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے اور کہیں مصیبت زدہ خاوند اور مظلوم بیوی فریق ثانی کے جور وستم سے بچنے کے لئے طلاق اور خلع کے قوانین پاس کرانے کے درپے ہیں۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ دیگر مذاہب عالمگیر نہ تھے اور نہ قیامت تک کے لئے ان کا دور تھا۔ بلکہ وُہ مختص المکان اور مختص الزمان تھے۔ اس لئے ان کی تعلیمیں وقتی اور ان کے قواعد عارضی تھے۔ لیکن اسلام ساری دُنیا کے لئے اور سارے زمانوں کے لئے ہے نہ اس کا مکان محدود اور نہ اس کا زمانہ عارضی۔ اس لئے اس کے تمام قواعد غیر متبدل۔ اور اس کی تعلیمیں غیر منسوخ۔ اور اس کے سب ضابطے غیر فانی ہیں :۔

ممنوع رشتے

اسلام نے سب سے پہلے اس امر کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ بے شک مرد و عورت کے لئے اور عورت مرد کے لئے ضروری ہے۔ لیکن کچھ عورتیں کچھ مردوں پر اور کچھ مرد کچھ عورتوں پر حرام ہیں۔ اس لئے قرآن حکیم نے چوتھے پارہ کے آخر اور پانچویں پارہ کے شروع میں ایک فہرست دی ہے۔ کہ یہ یہ رشتے حرام ہیں۔ کچھ بسبب اس کے کہ وُہ خالص تعظیم کی جگہ ہیں۔ مثلاً مائیں۔ نانی دادیاں وغیرہ۔ اور کچھ اس لئے کہ وُہ محض خورد اور ہر صورت میں شفقت و تربیت کی جگہ ہیں۔ جیسے بیٹیاں۔ پوتیاں۔ نواسیاں وغیرہ۔ اور کچھ اس لئے کہ اپنے سے بزرگوں کی تعظیم میں خلل اندازی ہوتی ہے۔ جیسے باپ دادا کی بیویاں۔ یعنی سوتیلی مائیں وغیرہ۔ اور کچھ اس لئے کہ اپنے سے چھوٹوں کے حق میں دخل اندازی ہوتی ہے۔ جیسے بہوئیں وغیرہ اور کچھ اس لئے کہ گو وُہ مساوی رشتہ رکھتی ہیں۔ مگر یہی بہتر ہے۔ کہ ان کی شادی غیروں میں ہو۔ تاکہ یہ مرد ان کے حقوق کی نگہداشت کر سکیں۔ اور ان کے خاوندوں سے جھگڑ سکیں۔ جیسے بہنیں وغیرہ :۔

اسلامی نکاح کی شرائط

پس قرآن حکیم نے بہت سے رشتے مختلف حکمتوں کی وجہ سے حرام قرار دیئے ہیں اس حرمت کے اظہار کے بعد فرمایا۔ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ۔ یعنی ان چند رشتوں کے سوا باقی تمام عورتیں دُنیا کے تمام مردوں کے لئے جائز ہیں۔ مگر کچھ شرائط کے ساتھ۔ اور وُہ شرائط یہ ہیں:۔ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ۔ نیز فرمایا فَانْکِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ۔ یعنی اسلامی نکاح کی چار بڑی شرائط ہیں

اول یہ کہ مرد کی حیثیت کے مطابق مہر مقرر ہو۔

دوم یہ کہ یہ معاہدہ ہو کہ یہ تعلق ہمیشہ کیلئے ہوگا۔ نہ کہ میعادی۔

سوم یہ کہ علی الاعلان یہ معاہدہ ہو۔ نہ کہ خفیہ۔

چہارم یہ کہ یہ تعلق نکاح کی تمام اغراض پر مشتمل ہوگا نہ صرف شہوت رانی اور وقتی جذبہ کے فرو کرنے پر :۔

حق مہر

اس کے بعد فرمایا۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ۔ یعنی عورت رخصتانہ کے بعد پورے مہر کی حقدار ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر وُہ آگے چل کر عمر بھر میں کسی وقت بھی اپنی مرضی سے خلع یعنی حاکم وقت کے ذریعہ خاوند کے نکاح سے آزاد ہونا چاہے۔ اور مرد کا اس میں کوئی قصور نہ ہو۔ تو وہ رقم مہر کی اس عورت کو واپس کرنی ہوگی :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس مہر نہ تو پنجاب کے جاہلوں کی رسم کے مطابق ۳۲ روپیہ تا ۳۲ ٹکہ ہے۔ اور نہ ہندوستان کے شیخی خوروں کی طرح غریب سے غریب کے لئے بھی ایک ایک لاکھ روپیہ۔ بلکہ وہ خاوند کی حیثیت کے مطابق ایسی گراں بہا رقم ہے۔ کہ خاوند نہ تو معمولی معمولی بات پر طلاق دے کر اپنی بیوی کو جدا کر سکے۔ اور نہ عورت معمولی سے عذر پر اپنے خاوند سے جدا ہو کر وہ رقم واپس کر سکے۔ بلکہ وہ ایسی رقم ہونی چاہئیے کہ جس کا ادا کرنا خاوند کے لئے ممکن تو ہو مگر کافی مشقت سے ممکن ہو۔ تاکہ وہ ڈرتا رہے کہ اگر میں نے طلاق دی تو یہ رقم تو میرے ہاتھ سے گئی۔ اور آئندہ اور نکاح کے لئے پھر مجھے ایک زر خطیر خرچ کرنا پڑے گا۔ اسی طرح عورت یہ سمجھ کر کہ اگر میں نے بے وجہ طلاق لی۔ تو مجھے یہ رقم کثیر واپس کرنی پڑے گی۔ پس ہمارے حکیم شارع کی پُر حکمت شرع نے مہر کو وہ رقم قرار دیا ہے۔ کہ جو خاوند اور بیوی کے درمیان ساری عمر معلق رہے یعنی رخصتانہ کے بعد عورت کا حق ہے کہ اسے پوری رقم مل جائے۔ لیکن عمر بھر تک خلع کی صورت میں اس کے لئے اس کا واپس کرنا ضروری ہے۔ پس کیا عجیب اور کیسا مفید قانون ہے۔ کہ نکاح جیسے معزز معاہدہ کو قائم رکھنے کے لئے ایک مسلح چوکیدار کا کام دیتا ہے:۔

قرآن مجید کے اس پُر حکمت قانون کی روح کو دنیا میں قائم رکھنے کے لئے اس زمانہ کے امام ہمام سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم سلمہا اللہ کا مہر ان کے معزز شوہر نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی دو سال کی پوری آمدنی تجویز فرمایا۔ اور وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنْطَارًا پر عمل کر کے دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ قائم فرمایا۔ لیکن افسوس ہے کہ پنجاب کے مسلمانوں نے تفریط کی راہ اختیار کی۔ کہ ایک امیر الامراء کا مہر بھی ۳۲ روپے رکھا جاتا ہے۔ اور یو۔پی کے مسلمانوں نے افراط کا طریق اختیار کیا۔ کہ ایک غریب الغرباء کا مہر بھی ایک ایک لاکھ روپیہ باندھا جاتا ہے۔ حالانکہ ہماری حکیم شریع کا ایک عام اصل یہ ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا نیز وَعَلَی الْمُوْسِعِ قَدَرُہٗ وَعَلَی الْمُقْتِرِ قَدَرُہٗ

نکاح کے اغراض

اس کے بعد قرآن حکیم نے اس مسئلہ کو لیا ہے۔ کہ نکاح کے اغراض کیا ہیں چنانچہ قرآن مجید کی آیات کی رو سے نکاح کے چند اغراض یہ ہیں۔

(۱) طبعی تقاضوں کو پورا کرنا اور تمام جذبات اور جوشوں کو تسکین دینا

(۲) مرد کے لئے عورت اور عورت کے لئے مرد کا وجود بطور محرم راز ہونا کیونکہ ہر شخص بالطبع چاہتا ہے۔ کہ کوئی ایسا مخلص معتبر راز دان شخص ہو۔ جو میرے گلے شکوے سنے۔ اور مجھے خیر خواہی سے صحیح مشورہ دے۔

(۳) توالد و تناسل کے ذریعہ بنی نوع انسان کو دنیا میں قائم رکھنا۔

(۴) اپنے تقوے کو قائم رکھنا اور غض بصر کو قائم کرنا۔

(۵) خاوند کا اپنے سے کمزور پر شفقت کی مشق کرنا۔ اور عورت کا اپنے مربی کی اطاعت کی مشق کرنا وغیرہ

عورت اور مرد کے حقوق

اس کے بعد قرآن مجید نے عورت کے حقوق جو اس کے خاوند کے ذمہ ہیں۔ اور خاوند کے حقوق جو عورت کے ذمہ ہیں بیان فرمائے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ یعنی مرد جو کچھ اپنی بیوی کی طرف سے چاہتا ہے۔ مثلاً محبت، خلوص۔ اطاعت خاکساری۔ پاکبازی۔ وفاداری وغیرہ۔ وہی اسے چاہئیے کہ اپنی بیوی کے حق میں بھی عملی نمونہ بن کر دکھائے۔ یہ نہیں کہ وہ یہ تو چاہے۔ کہ میری بیوی غیر مرد کو نہ دیکھے۔ مگر خود غیر عورتوں کو دیکھتا پھرے یا وہ یہ تو خواہش رکھے۔ کہ میری بیوی میری باتیں مانے۔ میری خدمت کرے اور میری دلجوئی کا طریق اختیار کرے۔ مگر خود اسے نہ بیوی کی دلجوئی کا خیال ہو نہ اس کے آرام اور آسائش کا۔ اسی طرح وہ یہ تو خواہش کرے۔ کہ میری بیوی سارا دن گھر میں رہے۔ اور بلا ضرورت اپنی سہیلیوں وغیرہ کے گھر نہ جائے۔ مگر خود رات کے بارہ بارہ بجے تک باہر اپنے دوستوں کی بیٹھکوں پر بھٹکتا پھرے اسی طرح یہ تو آرزو رکھے۔ کہ میری بیوی میرے ماں باپ کی خدمت کرے۔ میرے اعزہ اور اقارب سے عزت سے پیش آئے۔ مگر خود اپنی بیوی کے اقارب سے ملنا تک گوارا نہ کرے۔ غرض وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ میں خاوند کے سامنے ایسی جامع اور مکمل سکیم رکھدی ہے کہ اگر مرد اس پر عمل کریں۔ تو یقیناً مسلمان گھرانے بہشت بن جائیں۔ اور سچ مچ ہم لوگ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ کا مصداق ہو کر یہاں بھی جنت اور وہاں بھی جنت میں داخل ہوں۔ دیکھو کیسا مختصر مگر کیسا مکمل جملہ ہے۔ لفظوں کی رو سے ایک انچ بھی نہیں۔ مگر مضمون کی رو سے عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کے مطابق زمین و آسمان کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ کہ اے مرد تو جس سلوک کی اپنی بیوی سے توقع رکھتا ہے۔ تجھے بھی چاہئیے۔ کہ وہی سلوک اپنی بیوی سے خود کرے۔

مرد کو عورت پر فضیلت

لیکن باوجود اس مساوات اور دوستانہ تعلقات کے پھر خالق فطرت ایک گھر میں دو شخصوں کو بالکل مساوی حیثیت دینا اور کسی کو سینئر اور کسی کو جونیئر نہ بنانا ناممکن العمل خیال کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْھِنَّ دَرَجَۃٌ۔ یعنی بے شک دنیا کی گاڑی دو پہیوں سے چلتی ہے جن میں سے ایک مرد اور ایک عورت ہے۔ اور بے شک وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ یعنی جو حقوق مرد کے عورت پر ہیں۔ وہی عورت کے مرد پر بھی ہیں۔ مگر ایک گھر میں بالکل مساوی حیثیت کے دو شخص انتظام نہیں کر سکتے۔ ضرور ایک کو دوسرے پر قدرے فوقیت ہونی چاہئیے۔ اس لئے وَلِلرِّجَالِ عَلَیْھِنَّ دَرَجَۃٌ یعنی گھر کے انتظام میں مرد سینئر اور عورت جونیئر ہے پھر مرد کے سینئر ہونے اور عورت کے جونیئر ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ یعنی مرد کو عورت پر ایک گونہ حکومت کا اختیار ہے اور اسکی دو وجہیں ہیں۔ اول یہ کہ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔ یعنی قدرت نے مرد کو قد و قامت عقل و خرد نشوونما وغیرہ میں عورت کے مقابلہ میں افضل بنایا ہے دوم یہ کہ بِمَا اَنْفَقُوْا یعنی گھر چلانے کے لئے مذہب نے آمد پیدا کرنے کا بار مرد پر ڈالا ہے۔ پس جو قدرتاً قد و قامت اور قوٰے میں مضبوط ہو۔ اور قانوناً آمد پیدا کرنا اسی کے ذمہ ہو۔ یقیناً خرچ کرنے اور گھر چلانے میں اسکی آواز عورت کی آواز پر اور اس کا منشاء عورت کے منشاء پر اور اس کا ارادہ عورت کے ارادہ پر فائق ہونا چاہئیے اس لئے فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ یعنی نیک عورتیں وہ ہیں۔ جو اپنے خاوند کی فرمانبردار اور اس کے مال اور بال بچوں کی محافظ اور اسکی خیر خواہ اور اس کے حق میں وفادار ہوں۔

اسلام کی فضیلت

غرض قرآن حکیم نے نکاح کے معاملہ کو ایسے تفصیلی احکام اور قواعد و ضوابط کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کی نظیر کسی اور مذہب میں نہیں ملتی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مکمل ضابطہ کو اپنے عمل سے ایسے رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ کہ اس کی نظیر کسی اور نبی میں دستیاب نہیں ہوتی۔ اور قرآن حکیم کے قانون اور رسول کریم کے عملی نمونہ کو سامنے رکھ کر ہم مسلمان دنیا کی کسی قوم کے سامنے کسی مسئلہ میں بھی شرمندہ نہیں۔ لیکن دنیا کی باقی تمام قومیں اس ایک نکاح کے معاملہ ہی کو لے لو۔ اور صرف مرد و زن کے تعلقات ہی پر سرسری نظر ڈالو۔ تو مسلمانوں کے سامنے آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ قوم جو یہ مذہب رکھتی ہے کہ بیوہ عورت دوبارہ شادی نہ کرے بلکہ نیوگ کے مسئلہ پر عمل کرے۔ ہم مسلمانوں کے سامنے آنکھ اٹھا سکتی ہے نہیں اور ہرگز نہیں کیونکہ باوجود ہزار بحث و مباحثہ کے اگر اس قوم کا عمل ہے تو نکاح بیوگان پر اور تنفر اور بیزاری ہے تو نیوگ کے مسئلہ سے کیا۔ پھر وہ قوم جو طلاق کی منکر ہے۔ ہم مسلمانوں کے مونہہ آ سکتی ہے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

325

جبکہ آج وہ یہ کوشش کر رہی ہے۔ کہ کسی طرح سات سمندر پار سے آنے والے ملیچھ انگریز۔ ان کی عورتوں کو یہ حق دیں کہ وہ ظالم یا پاگل یا بدکار یا دائم المرض یا نامرد خاوند سے جدا ہو سکیں۔ پھر کیا وہ قوم جو طلاق کا انکار کرتی ہے ہم کو منہ دکھا سکتی ہے۔ جبکہ وہ یہ چاہتی ہے۔ کہ کاش ایسا قانون پاس ہو جائے۔ کہ ان کے مرد اپنی بدکار یا دائم المرض یا پاگل بیویوں کو اپنے حبالۂ عقد سے جدا کر سکیں۔ پھر کیا وہ قومیں جو مرد کے لئے صرف ایک بیوی کی پابندی لازمی قرار دیتی ہیں۔ ہم مسلمانوں کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ جبکہ وہ یہ جانتی ہیں کہ مرد ایک ایسی عورت سے شادی کر کے جو بانجھ اور بچے پیدا کرنے کے قابل نہیں ہمیشہ کے لئے اولاد سے محروم ہو جاتا ہے حالانکہ اگر تعدد ازدواج کی اجازت ہو تو پہلی بیوی کو بھی گھر میں رکھ کر دوسری بیوی سے اولاد حاصل کی جا سکتی ہے۔ نیز حیض و نفاس اور ایام حمل میں تقوے کے قیام کے لئے ایک بیوی سے رک کر دوسری عورت سے شادی کر کے کوئی مرد اپنے تقوے کو قائم رکھنا چاہے۔ تو یقیناً سچا مذہب اسے اجازت دینے میں حق بجانب ہوگا۔ یا ایک بچوں والی عورت اپنے بچوں کو لے کر اپنے وطن میں رہنا چاہتی ہے اور خاندانی ضروریات کا بھی یہ تقاضا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو لے کر اپنے وطن میں رہے۔ مگر اس کے خاوند کی ملازمت۔ یا کاروبار کا تقاضا ہے۔ کہ وہ دس یا پانچ سال کے لئے دوسرے ملک میں جا کر رہے ایسی صورت میں اگر اس کا خاوند ایک اور شادی کرلے۔ تو یقیناً عقل اور سچا مذہب اسے اجازت دینے کے لئے تیار ہیں۔

غرض اس ایک نکاح کے مسئلہ ہی میں اسلام کے مقابل میں کوئی مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔ پس ہم مسلمانوں کو خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے ہمیں کامل مذہب کامل کتاب۔ اور کامل نبیؐ کے ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ہم آج دنیا کی کسی قوم کے سامنے شرمندہ نہیں۔ ہاں دنیا کی تمام قومیں ہمارے سامنے شرمندہ اور سرنگوں ہیں۔

درخواست دعاء

نکاح کے مسئلہ کی اسلامی نقطۂ نگاہ سے مختصر سی گفتگو کے بعد میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اے میرے احمدی بھائیو! اور اے میری احمدی بہنوں میں اپنے سچے دل سے اور سچی زبان سے یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس زمین اور آسمان کا ایک خالق ضرور ہے اور ہم قدیم نہیں۔ نہ ہماری روحیں۔ اور نہ ہمارے جسم۔ بلکہ ہم سب کے سب حادث اور پیدا شدہ ہیں۔ اور ہمیں اسی نے پیدا کیا ہے۔ جس سے ساری کائنات ظہور پذیر ہوئی ہے۔ اور الحمد للہ کہ میں دہریوں اور آریوں کے عقیدہ سے بیزار اور مبرّا ہوں۔ اسی طرح میں یہ پختہ عقیدہ اور راسخ اعتقاد رکھتا ہوں کہ میرے خالق میرے مالک اور میرے رازق کے جہاں

أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ

کے مطابق بہت سے اوصاف ہیں۔ وہاں بندوں کی دعاؤں کا سننا۔ اور انہیں قبول کرنا بھی میرے مالک کا ایک وصف ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

اسی طرح میرا یہ اعتقاد اور محکم یقین ہے کہ

يد الله على الجماعة

یعنی خدا کے بہت سے فضل اور اس کی بہت سی برکات بجائے افراد پر الگ الگ نازل ہونے کے جماعت پر بحیثیت مجموعی اور من حیث الجماعت نازل ہوتی ہیں۔ اسی طرح میں یقین واثق رکھتا ہوں۔ کہ امام عادل خدا کا سایہ ہوتا ہے۔ نیز میرا ایمان ہے۔ کہ آپ لوگ خدا کی ایک پاک جماعت ہیں۔ اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ قادیان خدا کے حرم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور میرا ایمان ہے کہ جب زمین پر مخلص مومن دعا کریں۔ تو آسمان پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اور جب زمین و آسمان دونوں مل کر خدا سے عرض کریں تو ہمارا مالک إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يَسْتَحْيِي أَنْ يَرُدَّ الْيَدَيْنِ صِفْرًا یعنی ہمارا شرمیلا پردہ پوش رب شرماتا ہے اس سے کہ جو دعا مانگنے والے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔

پس میں اس وقت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور تمام بزرگ مردوں اور پاک خواتین اور تمام بھائیوں اور بہنوں سے دست بستہ التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ بندہ زادی سیدہ بیگم سلمہا ربہا کے حق میں دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے اسے صحت و عافیت عزت و آبرو۔ دین اور دنیا کی خوبیوں آرام و آسائش۔ تقویٰ اور نیکیوں کے ساتھ اپنی حفاظت میں لے لے۔ کہ اس کی حفاظت کے بعد پھر کسی حفاظت کی ضرورت نہیں رہتی۔ آمین ثم آمین ؀ میں ہوں رخصت ہونے والی لڑکی کا

غمزدہ باپ

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کیلئے ایک اور دوست کی

قابلِ تقلید مثال

جماعت گجرات کے ایک دوست نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ مبلغ بیس روپے بھجواتے ہوئے لکھا ہے:۔

"حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ پڑھتے ہی دل میں تحریک ہوئی۔ کہ اپنی دنیاوی ضروریات کو بالائے طاق رکھ کر فی الفور بیس روپیہ چندہ جلسہ سالانہ ارسال کیا جائے۔ چنانچہ منی آرڈر کر رہا ہوں۔ خاکسار کے لئے اور خاکسار کے لڑکے کی ملازمت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور حضرت امیرالمومنین کی خدمت اقدس میں بھی ضرور خاکسار کی طرف سے خاص طور پہ درخواست دعا کریں"

صاحب موصوف کی طرف سے بیس روپیہ کی رقم داخل خزانہ ہو چکی ہے۔ جماعت کے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی اپنا اپنا چندہ جلسہ سالانہ فی الفور ادا کرنے کی کوشش کریں۔

ناظر بیت المال

ایام جلسہ سالانہ میں طبّی مشورہ کرنے والوں کے لئے

ضروری اعلان

بعض دوست جلسہ سالانہ کے ایام میں اپنے مخصوص اور پرانے امراض کے متعلق تفصیلی حالات بتا کر (جن کا بیان کرنا اکثر حالات میں واقعی ضروری ہوتا ہے) تشخیص و علاج کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ایسے ضرورت مند احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وقت کی قلت اور کام کی زیادتی کے باعث ان ایام میں پوری توجہ نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں اس وقت ان کے مناسب حال دوا کا تیار کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے بہتر ہوگا۔ کہ ایسے دوست قبل ازیں اپنے حالات سے آگاہ فرمائیں۔ تا صحیح طور پر ان کی خدمت ہو سکے۔ اگر کسی خاص دوا کی ضرورت ہو۔ تو وہ پہلے ہی تیار کروالی جائے۔ اور اس وقت ذاتی معاینہ کی روشنی میں مناسب ترمیم کے بعد دوا دی جائے۔ ایسے احباب زیادہ سے زیادہ ۲۰ دسمبر تک اپنے خطوط بھیج دیں ؀

خاکسار

(حکیم) ایم۔ اے قریشی۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس انچارج طبیب

ویدک یونانی دواخانہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے متعلق ایک نہایت ضروری سوال کا جواب

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرما چکے ہیں کہ تحریک جدید کے سکرٹری مال اور دیگر عہدہ داران تحریک جدید سال ہفتم کے مکمل وعدے قبل جلسہ پیش کریں۔ ورنہ آخری تاریخ ۷ جنوری ۱۹۴۱ء حضور نے مقرر فرمائی ہے۔ اس وقت تک ضرور مرکز میں فہرستیں پہنچ جائیں۔ خطوط سے پایا جاتا ہے۔ کہ کارکنان اس کے لئے مستعدی اور ہوشیاری سے سرگرم عمل ہیں۔ اس ضمن میں ایک سوال دریافت کیا گیا ہے کہ وہ دوست جو سال پنجم اور ششم کا وعدہ باوجود مہلت لینے کے آج تک ادا نہیں کر سکے۔ کیا ان سے ساتویں سال کا وعدہ لے لیا جائے۔ ممکن ہے یہ سوال اور بھی کارکنوں کے دل میں ہو۔ اس لئے اس کا جواب اخبار میں دیا جاتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ دوست جن کے ذمہ سال پنجم اور سال ششم یا اس سے بھی زیادہ سالوں کا چندہ واجب الادا ہے۔ اور وہ مہلت لے چکے ہیں۔ ان سے آئندہ سال کا وعدہ ذیل کی صورتوں میں لیا جا سکتا ہے۔

(۱) وہ کارکنوں کو پچھلا بقایا ادا کرنے کے لئے آئندہ قسط وار دینا شروع کر دیں اور ان کی نسبت کارکنوں کو یقین ہو۔ کہ وہ قسط دیئے جائیں گے۔

(۲) وہ کارکنوں کو ایسا یقین دلا دیں کہ فلاں معین وقت تک بقایا ادا کر دیں گے۔

(۳) وہ لکھ دیں۔ کہ فلاں رقم انہیں ملنے والی ہے۔ اس کے ملنے پر ادا کر دیں گے

(۴) وہ اپنے بقایا میں یا بقایا اور آئندہ سالوں کے حساب میں کوئی اپنی جائداد دے دیں۔ کہ اسے فروخت کر کے چندہ تحریک جدید لے لیا جائے۔ جیسا کہ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر بعض احباب نے اپنے پاس روپیہ نہ ہونے کی صورت میں کیا ہے۔

(۵) ایسے احباب کے متعلق کارکنوں کو یقین ہو۔ کہ وہ ادا کرنے میں لیت و لعل سے کام نہیں لے رہے۔ اور نہ بہانہ بناتے ہیں۔ بلکہ بعض حقیقی مجبوریاں ہیں جو ان کی ادائیگی روک ہیں۔ وہ اپنا وعدہ ضرور ادا کریں گے۔ چونکہ ایسے حالات میں پایا جاتا ہے۔ کہ ان کی نیت اور عزم ہے کہ وہ دل سے وعدہ کرتے ہیں اور ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کی نیت کے پیش نظر آئندہ سال کا وعدہ لیا جانا چاہیئے

(۶) علاوہ ازیں وہ دوست جو سال ششم کی مہلت لے چکے یا دسمبر تک ادا کرنے والے ہیں۔ یا ان کا وعدہ ہی ادا کرنے کا دسمبر کے بعد کا ہے۔ ان کو بھی سال ہفتم کا وعدہ کرنے کی اجازت ہے۔ اور ان کو وعدہ کرنا چاہیئے۔

دوستوں کو یاد رہے۔ کہ سال ہفتم میں نہ صرف ہر فرد کا وعدہ گذشتہ سال سے کچھ نہ کچھ اضافہ کے ساتھ ہو۔ بلکہ کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ بہ حیثیت جماعت بھی ان کے وعدے زیادتی کے ساتھ ہو جائیں۔ اور نئے احباب کو اس سال میں شامل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

الفضل کے معاونین

خوشی کی بات ہے۔ کہ بعض احباب نے الفضل کی اس اپیل پر کہ ہر خریدار کم سے کم ایک نیا خریدار دے توجہ فرمائی ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں جناب نذر حسین صاحب لیڈنگ تبلیغ انسٹ کلاہ بمبئی نے ایک نیا خریدار مرحمت فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (مینجر)

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پر کر کے درخواست معہ تمام نقول سرٹیفکیٹ وغیرہ مصدقہ ۲۴ فتح ۱۳۱۹ہش مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۴۰ء تک پرسنل اسسٹنٹ ٹو ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھیج دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں۔

خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام وولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش
۴۔ خاندانی خدمات سلسلہ
۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سندات
۶۔ خلاصہ سندات وسفارشات
۷۔ صحت
۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط:۔ (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۲۸ سال ہو (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں بھی لگائی جا سکتی ہیں (۶) ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سارٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے۔ (۷) شرط ۴ کے علاوہ کوئی اور سارٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔ (۲) اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم پندرہ روپیہ فی الحال۔ لیکن یکم مئی سے امید ہے۔ کہ ۲۰۔۲۔۳۰ کے گریڈ کی ابتدائی تنخواہ دیدی جائے گی۔ اور آئندہ مستقل آسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔ (۳) جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائے گی۔ (۴) کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا چھ ماہ سے زیادہ بقایا ہونے کی وجہ سے منسوخ کی گئی ہیں۔

(۱) ملک احمد حسین صاحب نیر دہلی
(۲) ڈاکٹر محمد حبیب علی صاحب وارنگل حیدرآباد دکن
(۳) منشی محمد علی صاحب سرڈھہ
(۴) قاضی محمد یوسف علی صاحب ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ

مندرجہ ذیل موصیوں کی وصایا اس لئے منسوخ کی گئی ہیں کہ انہوں نے مشاورت ۱۹۳۵ء کے فیصلہ کے مطابق حصہ آمد کی وصیت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

(۱) مستری خدا بخش صاحب پٹیالوی المعروف موہن جی۔ (۲) میاں امیرالدین صاحب گجرات

(محاسب بہشتی مقبرہ)

اگر آپ کو ہر قسم کی نئی نئی ادویہ جو طبیہ عجائب گھر میں موجود ہیں ضرورت ہو۔ تو طبیہ عجائب گھر سے خرید سکتے ہیں۔ اگر آپ نے کسی حکیم کا مجوزہ نسخہ تیار کرانا ہو۔ تو انشاءاللہ عمدہ اور خالص اجزائے سے مرکب تیار کیا جائیگا جسے استعمال کر کے آپ محظوظ ہونگے۔ فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

326

چندہ تحریک جدید سال ششم کی وصولی میں مدد دینے والے احباب

بقیہ فہرست

میاں اللہ دتا صاحب نوشہرہ چھاؤنی
میاں عبداللہ صاحب مالاکنڈ
میاں محمد حسین صاحب مردان
چوہدری یوسف علی خان صاحب کوہاٹ
بابو عمر الدین صاحب بنوں
منشی محمد حیات خان ملتان
بابو غلام رسول صاحب "
شیخ محمد اسلم صاحب دینا پور
چوہدری خوشی محمد صاحب خانیوال
چوہدری میرا احمد صاحب علی پور ملتان
مولوی عبد اللطیف صاحب رحیم یار خان
چوہدری خورشید احمد صاحب چک ۱۱۲ مراد
چوہدری فتح محمد صاحب چک ۱۵۲/۲
چوہدری نذیر احمد خان صاحب منٹگمری
سید عبد الرشید صاحب اوکاڑہ
چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چوہدری
محمود خان صاحب چک ۶/۱۰
چوہدری باغدین صاحب چک ۳/۱۱
چراغدین صاحب عارف والا منڈی۔
چوہدری غلام احمد خان صاحب پاکپٹن
چوہدری فتح محمد صاحب مٹھیانہ
چوہدری عبد العزیز خان صاحب بیگم پور کنڈی
غلام محمد صاحب گرداور پنشنر بھچگلانہ۔
چوہدری چھجو خان صاحب سڑوعہ
بابو نور الٰہی صاحب ٹانڈہ۔
حاجی غلام احمد خان صاحب
چوہدری عبد الغنی خان صاحب کریام
عمر الدین صاحب ٹھیکیدار بنگہ
مولوی محمد احمد صاحب۔ وارث الحق صاحب کپورتھلہ
سید بشیر احمد صاحب برج ورکس بیاس
بابو محمد جمیل خان صاحب فیروز پور شہر
ہیڈ جمعدار محمد خان صاحب ہیڈ سلیمان کی
شیخ محمد شریف صاحب موگا فیروز پور
چانن خان صاحب ملود لدھیانہ
حکیم عبد الرحمن صاحب ماچھی واڑہ
عبد اللہ صاحب جمجٹ

سراج الحق صاحب پٹیالہ
شیخ قدرت اللہ صاحب نابھہ سٹیٹ
مولوی محمد تقی صاحب پنشنر سنور
بابو عبد الحلیم صاحب انبالہ شہر
منشی محمد حسین صاحب شملہ
میاں غلام حسین صاحب دہلی۔
ماسٹر محمد یعقوب صاحب دہلی
جعفری بیگم صاحبہ
شریف احمد صاحب حصار حکیم محمد احمد صاحب بلب گڑھ
مرزا محمد عنایت اللہ صاحب اکھنور کشمیر
قریشی محمد امین صاحب و مولوی عبد الواحد صاحب سرینگر
عبد الکریم صاحب ناسنور کشمیر۔
راجہ غلام محمد صاحب چک ایمرچ
ڈاکٹر بشیر محمود صاحب پونچھ
عبد الجبار صاحب ریشی نگر کشمیر
چوہدری فضل احمد صاحب کراچی مولوی نور الٰہی صاحب ودھ پڑی
صوفی غلام اللہ صاحب چک ۲۷۰ ا
چوہدری غلام قادر صاحب کوٹ احمدیان
سیٹھ عزیز احمد صاحب محمود آباد فارم و سید محمد محسن صاحب
محمود آباد۔ چوہدری عبد المومن صاحب ناصر آباد۔
بابو احمد اللہ خان صاحب کوئٹہ صوفی محمد فضل الٰہی صاحب آگرہ
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کانپور۔ محمد نذیر احمد صاحب شاہجہانپور
محمد یونس صاحب بریلی۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور
مولوی عبد الواحد صاحب میرٹھ مرزا حسام الدین صاحب لکھنؤ
ایم بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون۔ عبد المجید صاحب جمشید پور
سید غلام محمد صاحب سونگھڑہ عبد الحمید صاحب کٹک۔
سید غلام مصطفٰے صاحب مظفر پور۔ سجان خان صاحب میو بھنڈا
دولت احمد خان صاحب کلکتہ۔ چوہدری مظفر الدین صاحب ڈھاکہ
عبد الغفور صاحب ناصر بھاؤ نگر۔ بی۔ ایم بشیر احمد صاحب بنگلور
سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن
سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب حیدر آباد دکن
مولوی میر اسحاق علی صاحب محبوب نگر۔
پروفیسر محمد صاحب مدراس۔ ای۔ احمد صاحب ساتان کولم
ایم۔ احمد صاحب کالی کٹ۔ ایم زین الدین صاحب کولمبو
محمد اکرم خان صاحب غوری نیروبی
قاضی عبد السلام صاحب
سید محمود اللہ شاہ صاحب "

ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب کمپالہ اللہ دتا صاحب گنائی ممباسہ فضل کریم صاحب دار السلام۔
چوہدری محمد شریف صاحب فلسطین۔
صوفی مطیع الرحمن صاحب امریکہ۔
مرزا برکت علی صاحب ایران۔ نیز اخبار الفضل کے ایڈیٹر خواجہ غلام نبی صاحب اور ان کے اسسٹنٹ

مولوی محمد یعقوب صاحب اور شاکر صاحب نے بھی خاص طور پر تعاون کیا ان کیلئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اور میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے بھی مدد فرمائی ہے۔

علی محمد صاحب ولد عالم صاحب گولیکی
سید عبد الرحمن صاحب گھیٹر۔ غلام یحیٰی صاحب پنڈی لالہ ۴

وصیت نمبر ۵۷۲۸

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

منکہ محمد حسین ولد خیر الدین قوم راجپوت بریاہ پیشہ درزی عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۴ ستمبر ۱۹۲۲ء ساکن کوتوالی بازار دھرمسالہ ضلع کانگڑہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری ماہوار آمد اوسطاً ۲۰/ روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ یعنی مبلغ دو روپے ماہوار انشاء اللہ میں وصیت میں ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ اس کے ہر سال کرایہ مکان کی رقم بھی وصول ہوتی ہے۔ وہ جتنی ہر سال ہوا کریگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے نصف حصہ کا مکان مع نصف باغیچہ واقعہ دھرمسالہ خاص قریباً مالیتی ڈیڑھ ہزار روپیہ کا ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۱۵۰/ روپے ہوتا ہے۔ انشاء اللہ میں کوشش کروں گا۔ کہ یہ رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں لیکن اگر میں ادا نہ کرسکوں یا اس کا کچھ بقایا رہ جاوے تو انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ رقم میرے ورثاء سے جائز طور سے وصول کرلیوے۔ اسکے علاوہ میرے نصف حصے کا مکان واقعہ ریاست نادوں ضلع کانگڑہ بھی ہے جسکی میرے نصف حصہ کی قیمت اندازاً مبلغ دوصد روپیہ ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ یعنی ۲۰/ کوشش کروں گا۔ کہ اپنی زندگی میں ادا کردوں لیکن اگر ادا نہ کرسکوں یا کچھ بقایا رہ جاوے تو وہ میرے ورثاء سے جائز طور پر وصول کرلیا جاوے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد بناؤں یا مجھے ترکہ میں ملے یا میری آمدنی میں کچھ اضافہ ہوجائے۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کردوں گا۔ میری نعش کو قادیان پہنچانے میں جو خرچ ہو وہ بھی میرے ورثاء سے انجمن کارپرداز مصالح قبرستان وصول کرنیکی مجاز ہوگی۔ ویسے میں کوشش کروں گا۔ کہ اس غرض کیلئے بھی کچھ رقم پیشگی دفتر کارپرداز مصالح قبرستان میں جمع کرادوں۔ العبد محمد حسین بقلم خود گواہ شد چوہدری عبد الرحیم قادیان گواہ شد محمد حسین بقلم خود پنشنر دھرمسالہ

عورتوں کی خطرناک بیماری

اگر آپ کی بیوی مرض لیکوریا (سیلان الرحم) میں مبتلا ہے۔ تو ہماری ساٹھ سالہ مجرب دوائی ھارول HAROL استعمال کیجئے۔ جس سے ہزاروں مریضائیں صحت یاب ہوچکی ہیں۔ ایسی بینظیر اور تیر بہدف دوا دنیا میں کہیں نہ ملے گی۔ دوائی کے مفید ہونے کی گارنٹی ہمراہ بھیجی جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ

ہربولین فارمیسی D/18 سری ہرگوبند پور (پنجاب انڈیا)

مکان برائے فروخت

ایک مکان پختہ دس مرلہ زمین پر بنا ہوا ہے۔ یہ محلہ باب الانوار میں متصل کوٹھی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ وہ مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل جنرل پریذیڈنٹ قادیان سے تصفیہ فرمائیں۔ مکان پختہ مشتمل بر چار کمرہ برآمدہ و باورچی خانہ وغسل خانہ ہے۔ اللہ دتا پانفروش قادیان۔

گلدستہ تعلیم الدین مجلد سنہری حجم چھ سو صفحات انیس مضامین کا بینظیر علمی مجموعہ

جس طرح چار سال کا بچہ قاعدہ یسرنا القرآن کے ذریعہ چھ مہینہ میں قرآن کریم پڑھ لیتا ہے۔ اسی طرح چوتھی جماعت کا طالب علم یا معمولی اردو خواں "سلسلۂ اسباق القرآن" مندرجہ گلدستہ تعلیم الدین کے ذریعہ بلا مدد استاد قرآن کریم کا ترجمہ گھر بیٹھے سبقاً سبقاً سیکھ لیتا ہے۔ ناپسند ہو تو دس روز تک واپس کرکے قیمت لے لیں رعائتی قیمت ڈیڑھ روپیہ (۲) لغات القرآن اردو مکمل قیمت رعائتی آٹھ آنہ المشتہر منیجر دفتر گلدستہ تعلیم الدین احمدیہ بازار قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ہوشیار پور ۹ دسمبر۔ سر سکندر حیات خان صاحب نے ایک پبلک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے کوئی شبہ نہیں۔ کہ جنگ کے خاتمہ پر ہندوستان کو مکمل آزادی مل جائیگی بشرطیکہ اس عرصہ میں اس نے ایک آزاد ملک کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لیا۔ پنجاب میں نہ پاکستان بن سکتا ہے اور نہ سکھستان نہ ہندوستان

ٹوکیو ۹ دسمبر۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے غیر ملکی اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں اس امر کا اعلان کیا۔ کہ اگر امریکہ نے جرمنی کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔ تو جاپان بھی جرمنی کا ساتھ دیگا۔ ویسے جاپان جنگ یورپ سے بالکل علیحدہ رہے گا۔ چین کے متعلق ہماری پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

پٹنہ ۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چونکہ ہندو مہاسبھا کے مطالبات کے متعلق حکومت ہند کا رویہ غیر تسلی بخش ہے۔ اس لئے شاید اسے سول نافرمانی کرنی پڑے۔ آئندہ پروگرام کے متعلق مسٹر ساورکر صوبجاتی سبھاؤں سے مشورہ کر رہے ہیں۔

بلگریڈ ۹ دسمبر۔ رومانیہ کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی و رومانیہ میں جو دس سالہ معاہدہ ہوا ہے اس کے رو سے رومانیہ تیل کا ساٹھ فی صدی جرمنی کو دیا کرے گا۔ گویا آئندہ سال ڈیڑھ ملین ٹن تیل جرمنی بھیج دیا جائے گا۔

لنڈن ۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے برطانوی حکومت چند ایک ایسے ہنگامی قوانین پاس کر رہی ہے۔ جس کے رو سے اسے دفاعی ضروریات کے پیش نظر پرائیویٹ جائدادوں اور مکانوں کو استعمال کرنے کا پورا پورا حق ہوگا۔ ان قوانین کے متعلق چونکہ وزراء میں اختلاف ہے۔ اس لئے ممکن ہے مسٹر چرچل وزارت میں کچھ ردوبدل کریں۔

لنڈن ۹ دسمبر۔ مبصرین کا خیال ہے کہ ہٹلر نے برطانیہ پر حملہ کی ایک نئی سکیم تیار کی ہے جس پر موسم بہار یا اس سے قبل عمل کیا جائے گا بیک وقت شمال اور جنوب دونوں طرف سے حملہ کیا جائے گا۔

لنڈن ۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ برطانیہ کو مزید ڈیڑھ سو تجارتی جہاز مہیا کرے گا۔ نیز مزید تباہ کن جہاز دینے کے سوال پر بھی غور کر رہا ہے۔

واشنگٹن ۹ دسمبر۔ امریکن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس سال بحری بیڑے پر ۷ ارب ستر کروڑ ڈالر خرچ کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ کل سویرے مصر میں انگریزی فوجوں نے اٹلی کی فوجوں کے خلاف حملہ شروع کر دیا۔ انگریزی فوجیں کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور انہوں نے سڈی برانی کے قریب اطالویوں کی ایک مضبوط چھاؤنی پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بھی کئی مقامات پر کامیاب حملے کئے گئے۔ رائٹر کے نامہ نگار نے لکھا ہے انگریزی فوجوں کا سامنا دو بڑی فوجوں سے ہے۔ جن کی بہت بڑی تعداد ہے انگریزی فوجیں ٹینک بھی استعمال کر رہی ہیں ان کے پاس لڑائی کا جس قدر سامان ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ زمین دوز سرنگوں میں گولوں اور بارود کے بڑے بڑے ذخیرے موجود ہیں اور باوجود اس کے کہ دشمن کے حملہ سے ان تک آگ نہیں پہنچ سکتی۔ پھر بھی ان کے دہانوں پر آگ بجھانے کا پورا سامان ہے یہ سامان جنگ مصر میں انگلستان سے بھیجا گیا ہے

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ مصر سے خبر آئی ہے۔ کہ برطانوی فوجوں نے اٹلی کے لیبیا کے مورچوں پر زوردار حملے شروع کر دیئے ہیں۔ مصر سے سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ سڈی برانی کے جنوب میں ایک بہت بڑے مورچہ پر اٹلی سے مڈبھیڑ ہوئی جس میں اٹلی کے پانچ سو سپاہی پکڑ لئے گئے۔ اٹلی کی فوج کا ایک کمانڈر جو فوج کو لڑا رہا تھا۔ مارا گیا۔ اور اس کا نائب گرفتار کر لیا گیا۔ ایک دوسرے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ۲۴ گھنٹے تک لڑائی کا رنگ بہت اچھا ہے۔ اس وقت ایک ہزار سپاہی اور بہت سا سامان ہاتھ آ چکا ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ ہفتہ کی رات کو کل ذرہ دستے اور پیدل فوج چپکے چپکے اپنے تیار کردہ مورچوں میں پہنچ گئی۔ اور اتوار کو مورچوں میں چھپی رہی جب شام کو اندھیرا ہوا۔ تو مورچوں سے نکل کر دشمن کے مورچوں کے قریب چلی گئی۔ اور پھر حملہ کر دیا۔ ہوائی جہاز بھی اس حملہ میں کامیاب حصہ لے رہے ہیں۔ اس حملہ میں ہندوستانی سپاہیوں کے علاوہ فرانس پولینڈ اور فلسطین کے سپاہی بھی شریک ہیں۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ آج مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ہوس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ فرانس کے ہتھیار ڈال دینے کی وجہ سے ہماری حالت نازک ہو گئی تھی۔ اور مصر کو بچانا مشکل تھا۔ اکتوبر میں برطانیہ کے وزیر جنگ نے جب بحیرہ روم کا دورہ کیا۔ تو مصر کے کمانڈر انچیف کے پاس بہت سے سپاہی اور سامان پہنچ چکا تھا۔ اس لئے ایک طرف تو مصر کی حفاظت کا اطمینان ہو گیا اور دوسری طرف دشمن پر حملہ کرنے کے قابل ہو گئے۔ مگر اسی وقت اٹلی نے یونان پر حملہ کر دیا۔ اور ہمیں اپنی ہوائی طاقت کا رخ ادھر پھیرنا پڑا۔ جہاں اس نے شاندار کام کیا۔ اب جب کہ دسمبر کے شروع میں ہماری ہوائی طاقت مصر میں پھر کافی ہو گئی۔ تو ہم نے دشمن پر حملہ کر دیا۔ اور ہماری فوج ایک ہی دھاوے میں ۷۵ میل بڑھ گئی۔

مسٹر چرچل نے کہا ابھی لڑائی کے نتیجہ کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ لیکن اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ آغاز بہت مبارک ہے

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ نائب وزیر خارجہ مسٹر بٹلر نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ چین کو ۱۰ لاکھ پونڈ قرض دینے کو تیار ہے

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ کل جرمن طیاروں نے کوئی خاص سرگرمی نہیں دکھائی۔ صرف جنوبی کنارہ پر بعض دیکھ بھال کے لئے اڑے۔ برطانی بمباروں نے ایک جرمن طیارہ کو سمندر میں گرا دیا۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر بدستور شدید حملے کئے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ آج برطانیہ میں دو جرمن جاسوس پھانسی پر لٹکا دیئے گئے وہ چپکے چپکے گھس آئے تھے۔ مگر جلد ہی گرفتار ہو گئے۔ ان کے قبضہ سے ایک ریڈیو سیٹ اور بہت سا روپیہ برآمد ہوا۔

اوٹاوہ ۱۰ دسمبر۔ کینیڈا کے ایک برباد کن جہاز کو مغربی اٹلانٹک میں ایک تارپیڈو سے نقصان پہنچا۔ کینیڈا کا یہ پہلا جہاز ہے جسے اس جنگ میں نقصان پہنچا۔ وہ مرمت کے لئے بندرگاہ پر پہنچ گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ ہٹلر نے آج برلین کے ان مزدوروں میں تقریر کی۔ جو لڑائی کا سامان بناتے ہیں۔ مگر پہلے کی طرح ان کے دل میں جوش نہ پیدا کر سکا۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ رومانیہ میں تیل کے چشموں کے علاقہ میں آگ لگی ہوئی ہے جرمن کارندے کئی لوگوں کو شبہ میں گرفتار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ برطانیہ کے مالی نمائندہ مسٹر فریڈرک فلپس امریکہ کے وزیر خزانہ مسٹر مارگن تھاؤ سے آج ملیں گے۔ امریکن وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ برطانی نمائندہ نے فی الحال مالی امداد کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ امریکہ ہالینڈ کو قرض دے۔ اور ہالینڈ برطانیہ کو۔ اس طرح امریکہ کی غیر جانبداری برقرار رہے گی۔

واشنگٹن ۹ دسمبر۔ یہاں خیال کیا جاتا ہے کہ مارشل پیٹاں کسی حالت میں جرمنی سے اتحاد نہیں کریں گے خواہ انہیں کتنی ہی فیاضانہ شرائط پیش کی جائیں بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل ویگاں شمالی افریقہ میں فرانس کی طاقت کو مستحکم کر رہے ہیں اور وہ جرمنی سے معاہدہ صلح کے سخت خلاف ہیں

امرت سر ۹ دسمبر سونا ۴۳/۱/-
چاندی ۶۱/۸/- پونڈ ۲۸/۲/-

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah